روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 13 دسمبر 2010ء 6 محرم 1432 ہجری 13 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 253

رونے سے تکلیف ہوتی ہے

آنحضرت ﷺ نے ایک بار حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی والدہ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 3ص284- محمد بن احمد ذھبی موسسۃ الرسالہ بیروت- 1413ھ- طبع نہم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت امام حسینؓ سے غیر معمولی عشق

حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا

''آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں'' پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:۔

''یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا''۔

اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 36-37)

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

میری جان اور دل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر نثار ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 336)

ہم ان کو راستباز و متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8ص

ماہ محرم میں درود شریف کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 10 دسمبر 2010ء میں احباب جماعت کو درود شریف کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے جیسا کہ ایک مرتبہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس کی خاص تحریک فرمائی تھی۔ میں بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس مہینے میں درود بہت پڑھیں یہ سب سے بہترین اظہار ہے جذبات کا، جو کربلا کے واقعہ پر ہو سکتا ہے۔ جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کیلئے ہو سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔

یتامیٰ فنڈ میں ضرور حصہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات اور خطابات میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بہت تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت اور مالی معاونت کے لئے تمام احباب جماعت کو یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یتامیٰ کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

ازافاضات حضرت مصلح موعود

قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کو فلاح کی بشارت دی گئی ہے

حضرت امام حسینؓ مفلح اور کامران ہوئے

حضرت مصلح موعود نے 14 جنوری 1929ء کو لاہور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

دوسری بات قرآن پر عمل کرنے والوں کے متعلق یہ بیان کی کہ ......جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوں گے، اسے ضرور پالیں گے۔ مفلحون کے یہ معنی نہیں کہ بڑے بن جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ قرار دے کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ قرآن کو نہ ماننے والے دنیا میں حکومتیں کرتے ہیں، آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں، عزت و شوکت رکھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قرآن کو ماننے والے کوئی حقیقت نہیں رکھتے، پھر مفلح کس طرح ہوئے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے قرآن نے یہ نہیں کہا کہ میرے ماننے والوں کو حکومت مل جائے گی، سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ ایک وقت اور ایک زمانہ کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت بھی ملے گی۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہا کہ دنیا کی حکومت ہی قرآن کی تعلیم پر چلنے والوں کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ کہا ہے قرآن سے تعلق رکھنے والوں کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں روحانیت قائم کریں۔ اگر اس میں کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ کامیاب ہو گیا، چاہے دنیا میں سب سے غریب ہی ہو۔

پس مفلح کے یہ معنی نہیں کہ کوئی مادی چیز مل جائے۔ بلکہ جس مقصد کو لے کر کھڑا ہو، اس میں کامیاب ہونے والا مفلح ہے۔ دیکھو **حضرت امام حسینؓ (شہید ہو) گئے اور بادشاہ نہ بن سکے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ناکام رہے، ہرگز نہیں۔ وہ کامیاب ہوگئے اور مفلح بن گئے کیونکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے تھے، اس میں کامیاب ہوگئے۔ ان کے سامنے یہ مقصد تھا کہ رسول کریم ﷺ کی نیابت کے بعض حقوق ایسے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوں، انہیں پھر وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ ان کی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ گو بعد میں خلفاء ہوئے مگر ان کو خلفاء راشدین نہیں کہا گیا۔ کیونکہ حضرت امام حسین کی قربانی نے بتا دیا کہ خلافت بعض شرائط سے وابستہ ہے۔ یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت آجائے وہ خلیفہ بن جائے۔ اس طرح دین کو بہت بڑی تباہی اور بربادی سے بچالیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یزید کے سے انسان کے اقوال اور افعال پیش کر کے کہا جاتا یہ اسلام کے خلفاء کی باتیں ہیں اور اس طرح دین میں رخنہ اندازی کی جاتی۔**

پس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والا مفلح ہوتا ہے، خواہ ایک شہادت چھوڑ سو شہادتیں اسے حاصل ہوں۔ تو فرمایا اولٰٓئک علیٰ ھدی من ربھم ...... ایسے انسان کو فلاح نصیب ہو جاتی ہے اور ہدایت اس کے ماتحت آجاتی ہے۔ اس کے کلام میں تاثیر، برکت اور نور ہوتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 10 ص 527)

اصل کامیابی

بعض لوگ پوچھ بیٹھا کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کیوں ناکام ہوئے اور یزید کیوں کامیاب ہوا۔ حالانکہ اگر غور کرتے تو یزید باوجود مال و دولت اور جاہ و حشم کے ناکام رہا اور حضرت امام حسینؓ باوجود شہادت کے کامیاب رہے۔ کیونکہ ان کا مقصد حکومت نہیں بلکہ حقوق العباد کی حفاظت تھا۔ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں مگر وہ اصول جس کی تائید میں حضرت امام حسینؑ کھڑے ہوئے تھے۔ یعنی انتخاب خلافت کا حق اہل ملک کو ہے۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہو سکتا۔ آج بھی ویسا ہی مقدس ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا بلکہ ان کی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام حسینؓ ہوئے نہ کہ یزید۔

(الفضل 12 جولائی 1929ء ص 7)

حسینؓ آج بھی حسینؓ ہیں

مومن کو جب دنیوی طور پر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ اس کی تباہی کا موجب نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترقی کا موجب بن جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کو کفار نے اگر گالیاں دیں۔ آپ کی عزت و آبرو پر حملہ کیا وطن سے نکالا اور قسم قسم کی نہ صرف ایذائیں دیں بلکہ ایذائیں ایجاد کیں تو کیا اس سے اشاعت اسلام میں کوئی روک واقع ہوگئی؟ اسی طرح حضرت امام حسینؓ کے مقابلہ میں یزیدی طاقتوں نے گو اتنی قوت پکڑی کہ انہوں نے آپ کو شہید کر دیا لیکن یزید آج بھی یزید ہے اور امام حسینؓ آج بھی امام حسینؓ کہلاتے ہیں۔ ان کا نام لیتے وقت لوگ انہیں امام کہتے اور ان کی بادشاہت آج بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن یزید کی بادشاہت ایسی مٹی کہ آج کوئی اپنے بچوں کا نام یزید رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ یزید کیسا اچھا نام ہے۔ اس کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہی چلا جائے۔ ہمارے پنجاب میں لوگ اپنے بچوں کا نام اللہ ودھایا رکھتے ہیں۔ جس کا عربی زبان میں ہم ترجمہ کریں تو یزید ہی ہوگا۔ مگر کوئی شخص اپنے بچہ کا یزید نام رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اللہ ودھایا نام رکھ لیں گے۔ تو یہ نام باوجود اس کے کہ اس کے معنے بہت اچھے تھے۔ بالکل ذلیل ہوگیا اور آج اس نام سے کوئی شخص اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو موسوم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر کوئی یہ نام رکھتا بھی ہے تو اس کے ساتھ کوئی لفظ بڑھا دیتا ہے جیسے بایزید۔ مگر صرف یزید کا لفظ مسلمانوں میں بالکل متروک ہے۔ اس کے مقابلہ میں گنا تو جائے کہ کتنے ہیں جو حسین کہلاتے ہیں۔ اگر تعداد معلوم کی جائے تو حسین نام رکھنے والے لاکھوں نکل آئیں گے اور ہر زمانہ میں نکل آئیں گے۔ پھر وہ سارے کے سارے سوائے خوارج کے نام لیں گے تو امام حسینؓ ہی کہیں گے اور حضرت کہہ کے ہی پکاریں گے۔ تو کسی مخالف کی مخالفت دنیا میں روحانیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں مخالفت کرنے والا تھوڑی دیر کے لئے اپنے دل کو خوش ضرور کر لیتا ہے۔

(الفضل 16 مئی 1936ء ص 3)

حسینؓ کا لافانی مرتبہ

مظلومیت کا حربہ بہت بڑا حربہ ہے۔ دیکھو! یزید نے حضرت امام حسینؓ کو گالیاں دیں اور بہت ظلم کئے لیکن امام حسینؓ نے مظلومیت دکھائی اور نتیجہ دیکھ لو یزید کا کوئی نام بھی نہیں لیتا اور حضرت امام حسینؓ کا آج بھی ماتم کیا جاتا ہے۔ تو مظلومیت کا رتبہ بڑا ہے جس کی ہمارے دوستوں کو قدر کرنی چاہئے اور اگر وہ ظالموں کی صف میں کھڑا ہونے کی بجائے مظلومیت دنیا کے سامنے پیش کریں تو یہ زیادہ اچھا ہے۔ مومن تو دنیا میں آتا ہی مظلوم بننے کے لئے ہے۔ اس کی مثال تو اس شخص کی ہوتی ہے جو دو لڑنے والوں کو چھڑاتا ہے اور جسے دونوں ہی مارتے ہیں اور اس طرح اس کا کام ہی مظلوم بننا ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 1 ص 499)

•◆•◆•◆•◆•◆•◆•

تعارف

بارات نجم

شاعرہ رفیعہ مجید

''باراتِ نجم'' کی شاعرہ رفیعہ مجید کا اصل نام رفیعہ خانم ہے اور آپ انڈیا کی ریاست کپورتھلہ میں پیدا ہوئیں۔ ان کا قبیلہ یوسف زئی افغانستان سے ہجرت کر کے ہندوستان آیا۔ رفیعہ خانم کے آباؤ اجداد اپنے علم و فضل کی وجہ سے ریاست کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ تقسیم ہندوپاک کے بعد آپ کا خاندان پاکستان آگیا اور ان کے والد ریاست بہاولپور میں سکونت پذیر ہوگئے۔ رفیعہ خانم کی شادی اپنے تایا زاد مجید احمد خان سے ہوئی اور یوں وہ رفیعہ مجید کہلانے لگیں۔

رفیعہ مجید کے لئے فارسی اور اردو تو گویا مادری زبان کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پنجاب میں رہائش کی وجہ سے پنجابی پر بھی کافی دسترس حاصل ہے۔ ان کا شاعری کا مجموعہ باراتِ نجم اردو اور پنجابی میں ہے۔ رفیعہ مجید نے زیادہ تر نظم کے میدان میں طبع آزمائی کی ہے۔ انہوں نے جہاں اپنے گھر اور بچوں کی خوشیوں پر نظمیں لکھی ہیں وہاں اپنے جیون ساتھی کی جدائی کے صدمہ پر صبر کرتے ہوئے اس غم کو اپنے اشعار میں بیان کیا ہے۔ باراتِ نجم رفیعہ مجید کا پہلا مجموعہ کلام ہے۔ زبان اور فن کی باریکیوں میں الجھے بغیر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے شاعری کے میدان میں اچھی ابتداء کی ہے۔ باراتِ نجم میں شامل پنجابی اور اردو کے چند اشعار پیش ہیں۔

اول حمد خدا دی واجب، جیہدے کُل جہان
سر دا تاج محمدؐ عربی، ایہہ میرا ایمان

....

چھٹے سب غموں کے گھٹا ٹوپ سائے
مرے صحن ہستی کے گُل مسکرائے
چلی تیری رحمت سے باد بہاری
خزاں کی اداسی ہوئی دور ساری

....

کوئی نیکی، بھلائی، زاد رہ پلے نہیں اپنے
تری رحمت سے وابستہ مرے اعمال سارے ہیں

....

نظریں ملیں تو پاؤں میں زنجیر پڑ گئی
محفل سے ان کی لوٹ کے آیا نہ جا سکا

....

سوچ کر، وہ ہم خیال محفل اغیار ہے
دل مرا بے چین مثل ماہیٔ بے آب تھا
دل نے اکثر تلخی ایام رفتہ پر کہا
جو بظاہر تھی حقیقت، درحقیقت خواب تھا

(الف۔ن۔ع)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم سید حسین احمد صاحب

ٹیری جونز کی قرآن سوزی کی دھمکی اور دنیا کا ردعمل

شکر ہے امریکی ریاست فلوریڈا کے پادری Terry Jones نے اپنی دھمکی کے آخری لمحات میں خود ساختہ عالمی قرآن سوزی کے دن پر عمل کرنے سے اجتناب کرلیا۔اس کی اسلام دشمنی اور نفرت آمیز بیان بازی اب اخبارات کی شہ سرخیاں نہیں بن رہیں نہ ہی سیٹلائٹ چینل کی لہروں کو زہر آلود کررہی ہیں۔ Dove World Outreach Centre کے پادری نے دھمکی دی تھی کہ وہ 11 ستمبر 2010ء کو قرآن جلائے گا۔دنیا بھر میں اس حرکت کے اعلان کے خلاف شدید ردعمل ظاہر کیا گیا۔اس حرکت کو نفرت سے دیکھا گیا۔نہ صرف اسلامی تنظیموں میں بلکہ عیسائی اداروں اور پادریوں نے بھی شدید مذمت کی۔

اس چرچ کی بنیاد 1985ء میں دو پادریوں نے رکھی۔TerryJones نے Cologne جرمنی میں ایک چرچ CGK کی بنیاد 1981ء میں رکھی جو کہ Doveworld کا ذیلی چرچ تھا۔2002ء میں جونز پر Cologne کی ایک عدالت نے ڈاکٹر کا ٹائٹل غیر قانونی طور پر استعمال کرنے پر 38000$ جرمانہ عائد کیا۔ جونز نے جرمنی کو چھوڑنے کا ارادہ کیا۔اس پر فراڈ کا الزام بھی تھا نیز یہ کہ وہ اپنی مرضی سے سب کام کرتا ہے اور لوگوں پر نفسیاتی دباؤ ڈالتا ہے۔ وہ عیسائیت اور بائبل کی اقدار کی درست تشہیر نہیں کرتا بلکہ خود نمائی کا دلدادہ ہے۔2008ء میں جونز کو CGK کی لیڈرشپ سے فارغ کر دیا گیا کیونکہ وہ بے سروپا مذہبی بیانات جاری کرتا تھا اور ذاتی شہرت کا خواہاں تھا۔فلوریڈا کے چرچ میں اب اس کی بیوی اور لڑکا کام کرتے ہیں۔JONES امریکی ریاست مسوری Missouri میں 1951ء میں پیدا ہوا۔ہائی سکول کی تعلیم کے بعد SOUTH EAST MISSOURI STATE UNIVERSITY میں تعلیم حاصل کی۔ جونز نے باقاعدہ طور پر کسی قسم کی مذہبی ڈگری نہیں حاصل کی۔ تاہم 1983ء میں CALIFORNIA GRADUATE SCHOOL OF THEOLOGY نے اسے اعزازی ڈگری دی۔ اس ادارہ کی ڈگری غیر معیاری متصور ہوتی ہے۔یہ ادارہ اب جونز کی حرکات کے باعث اس سے لاتعلقی کا اعلان بھی کر چکا ہے۔

تعارف و پس منظر

1970ء کے آخر میں جونز ایک ہوٹل میں اسسٹنٹ مینیجر کے طور پر کام کرتا تھا۔شاید اسے رزق کی فراوانی میسر نہ آئی اور اس نے پادری بننے کا ارادہ کیا۔ جونز کے چرچ میں 2004ء میں 100 ممبران شامل تھے۔اب 2010ء میں ان کی تعداد صرف 50 یعنی نصف رہ گئی ہے۔

جونز کے مطابق اس کے قرآن سوزی کے اعلان کے بعد اس کے بینک نے 1.40 لاکھ ڈالر کے عوض چرچ کی ملکیت گروی رکھے جانے کو منسوخ کر دیا ہے اور فوری طور پر رقم کا مطالبہ کیا ہے اور جائیداد کی انشورنس بھی معطل کر دی ہے۔ اس کے چرچ کیمپس کی موجودہ قیمت فروخت 2.9 ملین ڈالر سے گر کر 1.1 ملین ڈالر پر آ گئی ہے۔اس گھناؤنی حرکت کی مذمت Vatican کی طرف سے بھی کی گئی ہے اور اسے ایک خطرناک قدم قرار دیا ہے۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اس طرح کی حرکت کسی مذہب میں جائز نہیں اور انہیں شدید اضطراب ہوا ہے۔دنیا کے درجنوں ممالک کے حکمرانوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں اور میڈیا کے نمائندوں نے اس حرکت کی پر زور مذمت کی ہے۔واشنگٹن میں امریکی۔اسلامک تعلقات کی کونسل نے کہا ہے کہ جس طرح چند شدت پسند مسلمانوں کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد نہیں ہوتی۔اسی طرح چند شدت پسند عیسائیوں کا الزام تمام عیسائی دنیا پر تھوپا نہیں جاسکتا۔یہ پادری محض چند دہشت گردوں کی نمائندگی کرتا ہے اور گھٹیا شہرت کا خواہاں ہے۔

فلوریڈا کے مقامی حکام نے قرآن سوزی پر قانونی پابندی عائد کردی۔تاہم پادری نے کہا کہ وہ اس پابندی کی خلاف ورزی کرتا ہوا تمام تر نتائج کی ذمہ داری قبول کرے گا۔امریکہ کی دائیں بازو کی انتہا پسند جماعت کرسچن ملیشیا نے قرآن سوزی کے اعلان کی تائید سے دستبرداری اختیار کر لی ہے اور کہا اس حرکت سے خدا کی عظمت ظاہر نہیں ہوتی اور یہ حرکت خلاف عیسائیت عمل ہے۔

پادری جونز نے CNN کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو معذرت خواہانہ طرز عمل چھوڑ دینا چاہئے اور بادشاہوں کے آگے جھکنا ترک کر دینا چاہئے۔میں شدت پسند مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوسکتا۔

کابل میں پادری کے اعلان کے خلاف سینکڑوں افراد نے مظاہرہ کیا۔انڈونیشیا میں تین ہزار سے زائد افراد نے امریکی سفارتخانے کے باہر جلوس نکالا۔ پانچ دیگر شہروں میں زبردست مظاہرے ہوئے۔اس حوالے سے سب سے قابل فکر اور مؤثر بیان افغانستان میں امریکہ کے کمانڈر جنرل Petraeus نے دیا۔بقول ان کے قرآن سوزی کی حرکت سے افغانستان میں امریکی فوجیوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔آج کل ہمیں ہر جگہ مسلمانوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے۔ایسی حرکت تو طالبان خود عمل میں لایا کرتے ہیں۔غالباً جنرل کا اشارہ طالبان کی شدت پسندی کی طرف تھا۔نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں دوسروں کے مذہب اور عقیدہ کی عزت کرنی چاہئے۔ایسی حرکات ان اعلیٰ اقدار کے منافی ہیں جن کے لئے ہم قائم کئے گئے ہیں اور جن کے لئے ہم برسرپیکار ہیں۔

امریکہ کے صدر اوباما نے سخت الفاظ میں اس حرکت کے خلاف امریکی قوم کی سرزنش کی ہے اور اپنے ہم وطنوں کے خلاف برسرپیکار ہونے کے اس فعل کو مذہبی رواداری اور برداشت کی کمی سے تعبیر کیا ہے۔

پادری جونز نے قرآن سوزی کے فعل پر عمل تو نہ کیا لیکن اس سے کم درجہ کی حرکت پر خود کو آمادہ کر لیا۔یعنی 9/11 کے مقام گراؤنڈ زیرو کے قریب مجوزہ اسلامک سنٹر کی تعمیر کی شدید مخالفت کی۔

9 ستمبر 2010ء کو جونز نے اپنی قرآن سوزی کے مزعومہ ارادہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔11 ستمبر کو اس نے اعلان کیا کہ ہم نہ آج قرآن جلائیں گے نہ ہی آئندہ کبھی۔چرچ کی عالمی تنظیم نے جونز سے رابطہ کیا اور اس حرکت پر معذرت کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کرتے ہوئے جواب دیا کہ ہم اناجیل کی حمایت کرنے سے باز نہیں آسکتے۔چرچ عیسائیت کی حمایت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ وہ سیاسی طاقت اور جھوٹے عقائد کے سامنے جھک جاتا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ کہ 15 اکتوبر کو جونز ایک نئی گاڑی حاصل کرنے کے لئے نیو جرسی کے ایک کار ڈیلر کی دکان پر پہنچا ہوا تھا۔اس ڈیلر نے قرآن سوزی سے باز آنے پر انعام کے طور پر ایک HYUNDAI کار تحفہ دی ہے۔تاہم اس موقعہ پر بھی اسلام کے خلاف زہرافشانی سے باز نہ آیا۔اس نے اعلان کیا یہ تحفہ اس گروپ کو بخش دے گا جو اسلام کے مظالم سے ستائی گئی مسلم خواتین کی مدد کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

اسلام مخالف سیاسی جماعتوں کے ارادے

پادری جونز کی بظاہر اپنے گھناؤنے فعل میں ناکامی باعث اطمینان یا اسلام دشمن طوفان کے تھمنے کی علامت تصور نہ کی جائے۔ یورپ میں سیاستدانوں کی ایک لمبی لڑی پائی جاتی ہے۔جو اس پادری کے نقش قدم پر چلنے کو تیار بیٹھے ہیں۔وہ اپنی اسلام دشمنی اور منافرت کے میدان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی فکر میں رہتے ہیں۔بیلجیئم اور ہالینڈ کی دائیں بازو کی سیاسی جماعتوں نے اس سال انتخابات میں برتری حاصل کی ہے تو دوسری جانب سویڈن کی جمہوری پارٹی جس نے انتخابات میں پہلی مرتبہ نمایاں برتری کے ساتھ پارلیمنٹ میں 20 نشستیں حاصل کی ہیں۔اس پارٹی کو یہ کامیابی تارکین وطن کی آمد کے خلاف عزائم رکھنے کی مرہون منت ہے۔ ہالینڈ کی دائیں بازو کی جماعت فریڈم پارٹی کے لیڈر GEERT WILDERS سیاسی افق پر چھائے ہوئے ہیں اور امکان ہے کہ مخلوط حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے بانیء اسلام کے خلاف نازیبا اور لچر کارٹونوں کی اشاعت کرکے خود کو اسلامی ممالک میں مغضوب ٹھہرایا تھا۔اب اس شخص نے اسلام کے خلاف زہر اگلنے کے ساتھ ساتھ قرآن پر پابندی عائد کرنے،سر ڈھانپنے والی مسلمان عورتوں پر جرمانے عائد کرنے،نئی مساجد کی تعمیر پر پابندی اور ہالینڈ میں تمام اسلامی ممالک سے آنے والے تارکین وطن پر سخت قدغن کے مطالبات بھی شدت سے کرنے شروع کردیئے ہیں۔

دائیں بازو کی انتہا پسند سیاسی پارٹیاں اپنے رویہ میں غیر ملکی تارکین وطن کی آمد پر خوف اور نفرت کے اظہار کے ساتھ ساتھ اپنے بیانات میں تلخی پیدا کررہی ہیں۔جس کے زیر اثر اب یورپ کی معتدل مزاج اور مقبول عام سیاسی پارٹیاں بھی اسلام معاندرویہ دکھارہی ہیں۔فرانس نے برقعہ پر پابندی عائد کردی ہے۔جس کی پیروی کئی ممالک کریں گے بشمول بیلجیئم۔سوئٹزرلینڈ نے مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی عائد کردی ہے۔نیز وہ دکانیں اور ریسٹوران جو حلال گوشت فراہم کرتے ہیں ان پر مسلمانوں کے حق میں خود کو فروخت کردینے کا الزام عائد ہورہا ہے۔

Vatican City کے ایک اہم ادارہ Pontifical Institute کے پادری GHEDDO نے خبردار کیا ہے کہ یورپ کے عیسائیوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے چاہئیں ورنہ یہ براعظم اسلامی ہوجائے گا۔انہوں نے یہ پیشگوئی کی کہ جلد نہ کہ بدیر اسلام عیسائی اکثریت پر فتح پا لے گا۔یورپین اقوام کی گرتی ہوئی شرح پیدائش اور مسلمانوں کے یورپ میں آنے والے تارکین وطن کے سیلاب کے باعث یہ صورتحال پیدا ہورہی ہے۔انہوں نے کہا کہ عیسائیت کے عقائد پر عملی کمزوری کے باعث ایک مذہبی خلاء پیدا ہورہا ہے

جس کو اسلام تیزی سے پُر کر رہا ہے۔ جب مذہبی عبادات میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو لوگوں میں دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نتیجتاً چرچ اور عیسائیت زیر عتاب آجاتے ہیں۔ شاید پادری صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عبادت گزاروں سے گرجے خالی ہو رہے ہیں۔ ہمارے وعظ سننے کوئی آتا نہیں لہٰذا پادریوں کا کنٹرول عوام الناس پر کم ہو رہا ہے۔

اس تجزیہ کی تصدیق پوپ کے حالیہ دورہ برطانیہ سے ہو جاتی ہے۔ West Minster Cathedral جو انگلستان اور ویلز کا متبرک ترین چرچ شمار ہوتا ہے۔ 18 ستمبر کو یہاں پوپ نے صرف 2000 عبادت گزاروں کو خطاب کیا جبکہ باہر سڑک پر 10,000 کی کثیر تعداد کا بے پناہ جلوس پوپ اور چرچ کے خلاف شدید نعرہ بازی کر رہا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہم جنس پرست پادریوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ان کے سیاہ کارناموں کو میڈیا کے سامنے بیان کیا جائے۔

جرمن چانسلر Merkel نے ایک اخبار کو انٹرویو میں جرمن قوم کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ اپنے ملک میں زیادہ مساجد دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تارکین وطن کی آمد سے ملک میں جو تبدیلیاں آرہی ہیں ان کو محسوس اور جذب کرنے کی عادت ڈالیں۔ مساجد کی اہمیت ہمارے شہروں میں بڑھتی جا رہی ہے۔ جرمنی میں 40 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ ترک اور عرب نژاد کی کثرت ہے۔ غالباً میڈم کو 100 بیوت کی احمدیہ سکیم کے تحت تعمیر کے آثار نمایاں نظر آنے لگ گئے ہیں۔

جرمنی کے Bundes Bank کے سابق اکانومسٹ Mr.SARAZIN نے اپنی کتاب میں یہ انوکھی بحث اٹھائی ہے کہ حقیقی جرمن خواتین کے ہاں بہت کم بچے پیدا ہو رہے ہیں اور غلط قسم کی جرمن عورتوں کے ہاں (مسلمان اور کم تعلیم یافتہ) زیادہ بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ نتیجتاً جرمن آبادی کم ہو رہی ہے۔ نیز تعلیم اور شعور میں سستی کی طرف جا رہی ہے۔

ترکی کی سالہا سال کی کوشش کہ وہ یورپی یونین کی رکنیت حاصل کر لے، اسلام دشمن جذبات کی بھینٹ چڑھ چکی ہے۔ یورپ اور امریکہ کی اسلام دشمنی یا کارستانیاں بظاہر یکساں معلوم ہوتی ہیں۔ تاہم ان میں کچھ فرق نمایاں ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کو دہشت گرد اور سیکیورٹی کے لیے خطرہ تصور کیا جاتا ہے۔ یورپ میں یہ بحث چل رہی ہے کہ کیا مسلمان اپنے فرسودہ اقدار اور طور طریق کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے حقیقی طور پر ایک مکمل یورپین شہری کے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جن کو یورپین نژاد معاشرہ اپنے اندر جذب بھی کر سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20/اگست 2010ء کے خطبہ جمعہ میں اس پادری کے قرآن سوزی کے ارادے کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کے خلاف پادری کے اٹھائے گئے اعتراضات سب پرانے ہیں اور ان کا کئی مرتبہ جواب دیا جا چکا ہے۔ 20/اگست تک پاکستان اور اسلامی دنیا میں کسی شخص کو اس تکلیف دہ حرکت کے ارادے کی خبر تک نہ تھی اور نہ ہی کوئی ردعمل آیا تھا۔ پس ہمیشہ کی طرح اولاً جماعت احمدیہ ہی نے قرآن کریم کے دفاع کا بیڑا اٹھایا۔

اس کے چند روز بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے عالمی میڈیا کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہم اس حرکت کو عالمی امن کے لئے خطرہ قرار دیتے ہیں۔

پس ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم تلاوت قرآن کریم کریں اور ترجمہ سیکھیں۔ قرآن کی اعلیٰ تعلیمات پر عمل کریں۔ جماعت احمدیہ نے 100 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کا جو عظیم الشان منصوبہ بنایا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے دعائیں کریں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

☆......☆......☆

مکرم عبدالماجد صاحب

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی نیک فطرت اور عالی مرتبت شخصیت

علم کے بغیر رواداری بے اثر اور رواداری کے بغیر علم بے کار ہے

خاکسار بہت لمبے عرصہ سے روزنامہ الفضل کا قاری اور خریدار ہے۔ وی آنا میرے نام الفضل آتا ہے۔

میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کا چھوٹا بھائی ہوں 56-1952ء لاہور اور کیمبرج میں میں ان کے ساتھ رہا ہوں 1956ء میں میں نے کیمبرج یونیورسٹی سے M.A Tripis کیا تھا۔ کراچی اور وی آنا ملازمت کرتا رہا ہوں۔ 1995ء میں اقوام متحدہ سے Senior Technical Adviser کے طور پر ریٹائر ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریا میں جماعت احمدیہ آسٹریا قائم اور رجسٹرڈ کروانے کی توفیق ملی اور پہلے سوا سال صدر جماعت احمدیہ آسٹریا آجکل بھی زعیم انصاراللہ کے فرائض کی سعادت میرے ذمہ ہے۔

میں الفضل کے بارہ میں دلچسپی لیتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے اور اخبار ترقی کرتا رہے حال میں بالخصوص آپ اچھے مضامین الفضل کے قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو سب ساتھیوں کو اسلام علیکم اور درخواست دعا۔

21 نومبر 2010ء کو ڈاکٹر عبدالسلام کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے چودہ سال کا عرصہ ہو رہا ہے میری اس تحریر کا محرک مکرم صوفی محمد اکرم صاحب کا روزنامہ الفضل مورخہ 14/اکتوبر 2010ء میں چھپنے والا ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت ہے جس میں ڈاکٹر عبدالسلام کی نیک فطرت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دعا کی تحریک ڈاکٹر عبدالسلام کی بلندی درجات کے لئے پیدا کرنے کی غرض سے ڈاکٹر صاحب کے بہت سارے واقعات میں سے مزید چند باتیں قارئین الفضل کے لئے پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالسلام ایک عالی مرتبت انسان تھے۔ ان کی زندگی قابل تقلید باتوں سے بھری ہے۔ اور بہت سے مقولوں کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام برابر یہ کہا کرتے تھے کہ ''انسانی برادری کی بنیاد دو ستونوں پر قائم ہے ایک علم اور دوسرا رواداری کی، علم کے بغیر رواداری بے اثر ہے اور رواداری کے بغیر علم بے کار ہے''۔ مکرم صوفی صاحب نے اپنے مختصر مضمون میں ڈاکٹر عبدالسلام جو ایک عظیم انسان، ایک عظیم سائنس دان اور عظیم محقق تھے کی رواداری کا ذکر ان کی اپنے پہلی جماعت کے استاد کی تعظیم اور قدر و منزلت کے بارہ میں کیا ہے۔ جس کا مظاہرہ جھنگ میں پیش آتا رہا ہے تقریباً ایسی ہی نوعیت کے واقعات کلکتہ اور دہلی میں نوٹ کئے گئے۔ نوبیل انعام ملنے کے بعد جب ڈاکٹر صاحب کلکتہ گئے تو اپنے کالج کے زمانہ کے ایک عمر رسیدہ استاد جو برہمن تھے سے ملنے ان کے گھر خاص طور پر گئے تھے۔ استاد اور شاگرد ایک دوسرے کو مل کر بہت خوش ہوئے استاد نے ڈھیروں دعائیں دیں۔ اسی طرح جب دہلی میں ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں ہندوستانی حکومت کی طرف سے سرکاری دعوت میں شرکت کے لئے گئے تو وہاں ڈاکٹر صاحب اپنے بچپن کے زمانہ کے ایک استاد کو حاضرین میں دیکھ کر ڈائس سے اٹھے اور ان استاد محترم کے پاس گئے بغل گیر ہوئے اور ان استاد محترم کو ڈائس پر لائے اور اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا اور ان سے انتہائی محبت اور تعظیم کا مظاہرہ کیا۔

ایک اور واقعہ جو ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی سی ایس پی سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن سنایا کرتے تھے اور یہ پرانی بات ہے جب ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے سابق صدر محمد ایوب خان کے چیف سائنٹیفک ایڈوائزر تھے (Chief Scientific Adviser) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ڈاکٹر عثمانی صاحب لاہور دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ ایک دن دورہ لاہور کے دوران جب ان کی کار گورنمنٹ کالج لاہور کے قریب سے گزر رہی تھی ڈاکٹر عبدالسلام نے ڈرائیور سے کہہ کر کار کالج بلڈنگ کی پچھلی جانب لے جانے کی ہدایت کی۔ ڈاکٹر عثمانی صاحب کار میں رہے اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کار سے اترے اور چھوٹے چھوٹے کوارٹرز کی طرف بڑھے۔ ایک دروازہ پر دستک دی تو ایک قدرے بوڑھا شخص باہر نکلا جو میلی سی دھوتی اور قمیص میں ملبوس تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام اس شخص کو دیکھتے ہی اس سے بغل گیر ہوئے۔ حال احوال معلوم کیا اس کی جیب میں کچھ رقم سرکائی اور واپس گاڑی میں آ گئے۔ ڈاکٹر عثمانی صاحب نے پوچھا یہ شخص کون تھا تو بتایا جب ڈاکٹر سلام گورنمنٹ کالج میں پڑھتے تھے اور کالج کے نیو ہوسٹل میں رہتے تھے یہ شخص جس کا نام سیدا تھا ان کے کمرہ کو صاف رکھتا۔ بستر بناتا۔ دودھ، پھل لاتا اور اس قسم کے کام ڈاکٹر عبدالسلام کے لئے کرتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے بتایا جب یہاں سے گزر رہا تھا۔ سیدا کا خیال آیا لہٰذا کار رکوائی اس سے اس کا حال احوال خیریت معلوم کی اور مختصر ملاقات کی۔ تو یہ ایک مثال تھی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی رواداری کی اور نمونہ تھا نیک فطرت کے عملی اظہار کا۔

ڈاکٹر عبدالسلام وہ انسان تھے کہ کئی سربراہان ممالک آپ کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوبیل انعام سے نوازا جو بہت بڑا اعزاز ہے۔ مختلف ممالک کی 47 یونیورسٹیوں نے آپ کو ڈی ایس سی کی اعزازی ڈگریوں سے نوازا۔ فی زمانہ یہ اعزاز کسی اور انسان کو نصیب نہیں ہوا۔ 1979ء یعنی نوبیل انعام ملنے والے سال ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کے اس اعزاز کی خوشی میں بڑی دعوت کی اور جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین جلسہ کو اپنی صدارت میں ڈاکٹر عبدالسلام کو خطاب کرنے کا موقعہ دیا۔ اسلام آباد میں صدر ضیاء الحق نے اعزازی ڈی ایس سی کی ڈگری اور نشان امتیاز کا اعزاز دیا اور دعوت کی۔ اس طرح چاروں صوبوں کے گورنر نے دعوتیں کیں۔

تحریر کے شروع میں میں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے رواداری اور علم کے مقولہ کا ذکر کیا تھا۔ یقیناً کافی حد تک ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات اس کی عملی تصویر تھی۔ یہ سب کچھ آپ نے خلفاء احمدیت کی مثالی اطاعت کرنے اور خصوصی دعاؤں اور اپنے والدین سے حاصل کردہ تربیت اور دعاؤں کے نتیجے میں پایا۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بہت سے وصف سے نوازا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر عبدالسلام کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

کچھ یادیں کچھ باتیں ہیڈ ماسٹر محمد اسلم ناصر صاحب کی

ابن کریم

کوئی 72-71ء کی بات ہے کہ ہم لوگ چک نمبر 2/TDA ضلع خوشاب سے یہاں ربوہ مرکز سلسلہ میں شفٹ ہوگئے کیونکہ وہاں قریب کوئی ہائی سکول نہ تھا۔ اس لئے ابو جان اور دادا جان نے یہی فیصلہ کیا کہ ربوہ جاکر تعلیم مکمل کی جائے یہاں ٹی آئی ہائی سکول میں داخلہ مل گیا اور یقین جانئے یہاں ہمارے اساتذہ کرام جو ظاہری علم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے چہروں سے عجیب قسم کی طمانیت پھوٹتی تھی اور احمدیت کی محبت ان کے چہروں بشروں سے نہ صرف جھلکتی تھی بلکہ پھوٹ پھوٹ پڑتی تھی۔ مگر ہائے قسمت کہ اس پکی پکائی فصل کو اب ہاتھ لگ چکا ہے۔ بڑے بڑے ہمارے محبوب اساتذہ پر موت کا وار کامیاب رہا۔ ان میں مکرم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب، مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب، مکرم ماسٹر محمد ابراہیم حنیف صاحب آف سار چور، مکرم ماسٹر رشید زیروی صاحب، مکرم بشیر احمد وڑائچ صاحب، مکرم ماسٹر ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب، مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب غفراللہ لھم ؏

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کے ہیں رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم حنیف صاحب المعروف سارچوری بہت ہی قابل استاد، لٹریری مزاج، بڑے نڈر داعی الی اللہ۔ مجھے ان کے ساتھ متعدد دیہات، جہاں تعینات رہے یا ان کے شاگرد تھے، جاکر دعوت الی اللہ کے مواقع ملتے رہے۔ مکرم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب جو عربی کے استاذ تھے، نہایت منکسر المزاج اور جماعتی خدمات میں پیش پیش، سالہا سال احمد نگر میں صدر جماعت رہے۔ مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب بھی اپنے محلّہ میں صدر جماعت رہے، نماز کے اس قدر پابند کہ گھوڑی چوری ہوگئی۔ کہیں سے پتہ چلا فلاں طرف کسی کے پاس جاتی دیکھی گئی ہے۔ بھلے وقتوں کی بات ہے، جانے لگے پھر سوچا صبح جمعہ ہے اگر اتنے فاصلے پر گیا تو جمعہ رہ جائے گا۔ چنانچہ جمعہ کو اہمیت دی۔ اللہ پر توکل کیا۔ اگلی رات گھوڑی خود بخود گھر پہنچ گئی۔ صبح اُٹھے تو دیکھا گھوڑی بندھی ہوئی تھی۔ خدا کو مقدم رکھا۔ خدا نے مشکل آسان فرمادی۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد وڑائچ صاحب خاموش طبع فرشتہ سیرت کم گو مگر کلاس میں مجال ہے جو ڈسپلن کی خلاف ورزی ہو۔ مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ریحان سادہ مزاج دیہاتی اور شہری ماحول کا حسین امتزاج تھے۔ بظاہر زراعت کے ماسٹر مگر اردو پر بھی دسترس تھی۔ مکرم ماسٹر رشید احمد زیروی صاحب بڑے بارعب انگریزی کے ماہر، ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کردیا۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جنازہ پڑھایا تھا۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب نہایت دھیمے مزاج کے تھے۔ زمین پر آہستگی سے چلنے والوں اور عاجزی انکساری والے وجود تھے۔ انصاراللہ میں بھی خدمات کیں۔ محلّہ کی سطح پر بھی صدر محلّہ رہے۔ مکرم ماسٹر مسعود احمد صاحب بہت محنتی فعال اور طلبہ پر خوب کڑی نگرانی رکھنے والے وجود تھے۔

ہاں یاد آیا تقریباً سبھی کی چال ڈھال اُٹھنا بیٹھنا وضع قطع صاف بتاتی تھی کہ یہ لوگ ظاہری علوم کے ساتھ کہیں سے باطنی علم کے چشمے سے سیراب ہوکر آئے ہوئے ہیں۔ خیر عجیب قسم کا روحانی اور پاکیزہ ماحول نظر آتا تھا۔ اس صورت حال میں قدآور شخصیات نظر آتی تھیں جن میں ایک معتبر بہت ہی معتبر نام مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب کا بھی ہے۔ آپ سے پہلا تعارف گو زمانہ طالب علمی سے ہوا۔ بعد میں جب 1992ء میں میری شادی ہوئی تو میرے خسر محترم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم کے یہ خالہ زاد بھائی ہونے کی وجہ سے صہری رشتہ دار بھی بن گئے اور یوں انہیں مختلف خاندانی تقریبات میں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ملنسار اور مہمان نواز اور بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔ اپنے پرائے سبھی ان کی محبت اور دلنواز شخصیت سے ان کے گرویدہ ہوجاتے تھے۔

آپ بنیادی طور پر تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے زمیندار گھرانے کے اکلوتے چشم وچراغ تھے اور قیام پاکستان کے بعد چک نمبر 297 ج ب گوجرہ ضلع لائل پور (حال ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں آباد ہوئے۔ آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ سے، جبکہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب یہاں پرنسپل تھے، کے بابرکت دور میں بی اے کیا۔ پھر بی ایڈ کے بعد 1965ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ہی پڑھانے پر مامور ہوگئے۔ یوں ہماری خوش قسمتی کہ ہم نے ان سے پڑھا اور اُن چند قدآور شخصیات میں ان کو پایا جن کے نقوش خود بخود شاگردوں پر پڑنے شروع ہوجاتے ہیں۔ اور دراصل یہ ان کی نیکی تقویٰ اور علم سے دلی لگاؤ کا نتیجہ تھا۔

آپ بڑی باوقار اور جاذب نظر شخصیت کے حامل تھے۔ آواز بڑی بارعب تھی۔ جس طرح میں نے شروع میں بتایا کہ ہمارے اساتذہ میں احمدیت کی محبت غالب تھی۔ اب اس کی مثال یہاں دیکھیں کہ ماسٹر صاحب موصوف کو خدا نے پہلا بیٹا عطا کیا۔ آپ نے اسے راہ خدا میں وقف کردیا۔ جو کہ ماشاء اللہ مربی سلسلہ ہیں۔ مختلف جگہوں پر خدمت بجالاتے رہے ہیں اور آج کل نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ میں تعینات ہیں۔ اب خدا کے بھی احسان دیکھئے کہ بڑا بیٹا وقف کیا۔ اس کی برکت سے باقی ساری اولاد تعلیمی لحاظ سے خوب آگے بڑھ گئی۔ چھوٹے بیٹے عزیزم وسیم احمد نے MSc Stat کیا۔ دو بیٹیاں جنہوں نے بالترتیب ایم اے پولیٹکل سائنس اور گریجویشن کی۔ تو یہ وہ ظاہری برکتیں تھیں جو خدا نے انہیں یہیں دکھادیں۔

مکرم ماسٹر صاحب بڑے ہی مہمان نواز تھے۔ قریبی رشتہ داروں کے لئے آپ کا گھر ہی چھوٹا سا دارالضیافت تھا۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض آپ کے قریبی عزیزوں نے آپ کے پاس ربوہ میں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کی۔ آپ کے دادا مکرم چوہدری حسن محمد صاحب کی بھتیجی بیوہ ہونے کے بعد وفات تک تقریباً 5 سال ماسٹر صاحب کے پاس ربوہ میں ہی رہیں۔ اسی طرح آپ کی بڑی ہمشیرہ بیوہ ہونے کے بعد تادم آخر (17 سال) آپ کے پاس رہیں۔ ربوہ سے باہر کوئی رشتہ دار بیمار ہوتا تو یا تو وہ عزیز خود بخود ربوہ ان کے پاس آجاتا یا آپ خود اُس کو اپنے پاس بلوا لیتے۔ علاج معالجہ کرواتے۔ گھر میں ٹھہراتے، خاطر مدارات کرتے غرضیکہ اقرباء کے ساتھ شریعت کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق حسن سلوک کرتے۔ جماعت کے ساتھ دلی محبت اور والہانہ تعلق تھا۔

گو سکول میں آپ سے شناسائی اور شاگردی کا اعزاز حاصل ہوگیا تھا مگر آٹھویں جماعت میں حافظ کلاس کا تعارف ہوتے ہی حفظ قرآن کے لئے چلا گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1978ء میں آپ کی گردن پر شدید اعصابی حملہ ہوا۔ اتنا شدید کہ چھ فٹ دراز قد اور متناسب جسم کے باوجود آپ اتنے بے بس اور لاچار ہوگئے کہ گردن سیدھی نہ ہوتی تھی۔ مگر آفرین ہے اس مخلص اور تعلیم سے محبت کرنے اور تعلیم کو عام کرنے والے نافع الناس وجود پر کہ فرائض میں ذرہ بھی کمی اور کوتاہی نہ ہونے دی آپ اُسی طرح ہی اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔

میں نے تعزیت کے دنوں میں ان کے بیٹے مکرم تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ سے اس تکلیف کے حوالہ سے بات کی تو انہوں نے ایک بڑی ایمان افروز بات بیان کی۔ جس سے ماسٹر صاحب کی خلافت سے عقیدت، محبت اور ایمان کی جھلک نمایاں ہوتی نظر آتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دراصل بچپن میں ابا جان کے بائیں کان میں تکلیف ہوگئی تھی اور گوجرہ کے ہسپتال میں کان کا آپریشن ہوا تھا اور اس آپریشن کے بعد ان کی بائیں کان کی سماعت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی تھی۔ نہ معلوم وہی پرانی تکلیف تھی یا کوئی اور ایک دن شام کے وقت سیر کے دوران آپ پر شدید اٹیک ہوا اور گردن ایک طرف مڑگئی۔ اور جہاں اس حوالہ سے کسی نے بتایا آپ علاج کروانے وہاں گئے مگر تکلیف بڑھتی ہی گئی پاکستان کے چوٹی کے نیوروسرجنز نے جواب دے دیا اور بات زندگی سے بھی نا اُمیدی تک پہنچ گئی۔ آپ نے ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاں ملاقات کے لئے گئے۔ حضور نے خاصی تشویش کا اظہار فرمایا اور پوچھا کیا کیا علاج کروایا ہے۔ حضور کی خدمت میں ساری صورتحال جب ابا جان نے بتائی اور دعا کی درخواست کی۔ تب حضور انور نے اس مخلص اور فدائی احمدی کے لئے وہیں ہاتھ اُٹھا کر دعا کروائی اور دعا کے بعد فرمایا اللہ فضل فرمائے گا۔ ابا جان بتایا کرتے تھے کہ حضور نے میری گردن پر بھی ہاتھ پھیرا اور دعائیں دیں۔ وہ دن کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آرام دینا شروع کردیا اور تکلیف لوٹنا شروع ہوگئی۔ اور میری بیماری کا خوف جو مجھے ہر دم بے چین اور بے قرار رکھتا تھا وہ امن میں بدلنا شروع ہوگیا۔ بالآخر چند ماہ بعد خدا نے مکمل شفا عطا فرما دی۔ کسی نے کیا خوب شعر کہا ہے

نہ جانے کون دعاؤں میں یاد رکھتا ہے
ڈوبتا ہوں سمندر اچھال دیتا ہے

تنویر احمد صاحب کہتے ہیں کہ ابا جان ہر ایک کو بڑے ہی فخر سے یہ بتایا کرتے تھے کہ میری زندگی دراصل خلافت کی دعاؤں اور برکت سے ہے۔ اور ان دعاؤں کے حصول کے لئے ہمیشہ اعمال صالحہ کے لئے پیش پیش رہتے۔ ابھی گزشتہ سال جلسہ سالانہ قادیان کا ویزہ لگ گیا۔ چونکہ گھر میں صرف انہی کا ویزہ لگا تھا۔ گھر والوں کو طبعاً فکر لاحق ہوئی۔ حسن اتفاق آپ کے ایک رشتہ دار اور کولیگ ماسٹر ارشد ظفر صاحب صدر محلّہ دارالیمن بھی قادیان جارہے تھے۔ اور اسی قافلے میں میں بھی شامل تھے۔ سو اس طرح گھر والوں کو تسلی سی ہوگئی مکرم ماسٹر ارشد ظفر صاحب نے خوب خدمت کی اور مجھے بھی جہاں تک ممکن ہوسکا۔ خدمت کی سعادت ملتی رہی۔ ایک دن سرائے طاہر میں قیام کے دوران مجھے کہنے لگے جس کمرے میں مجھے رہائش ملی ہے باتھ روم سے دور ہے۔ صبح اُٹھنا ہوتا ہے۔ وضو کرنے دور جانا پڑتا ہے۔ میرے لئے بہت مشکل ہے۔ میں نے وہاں ایک قریب کے کمرے میں کوشش کر کے جگہ بنوادی۔ جگہ بھی کیا تھی وہاں بھی ہاؤس فُل تھا۔ بس جہاں راستہ سا تھا وہیں جگہ ملی۔ اتنے ممنون احسان تھے کہ بیان سے باہر۔ بار بار ذکر کرتے کہ اب خوب سہولت ہوگئی ہے صبح اُٹھنے میں آسانی ہوگئی ہے۔ وہاں قیام کے

دوران میں نے دیکھا بڑے ہی وقار کے ساتھ تمام مقدس مقامات پر عبادات اور دعاؤں کے لئے آجا رہے ہیں اور ان کے چہرے پر ایک عجیب قسم کی طمانیت اور مسکراہٹ پھوٹتی تھی کہ دیکھنے والے کو سکون ملتا تھا۔ واپسی بھی ہماری ایک ہی قافلے میں ہوئی بلکہ میں نے ان کی سیٹیں اپنے ہی دن کی کروالی تھیں۔ گو مکرم ماسٹر ارشد ظفر صاحب لمحہ بہ لمحہ ساتھ دیتے تھے مگر مجھے بھی کہیں نہ کہیں حال احوال پوچھنا اور سامان کے سلسلہ میں ہاتھ بٹانے کا موقعہ ملتا رہا۔ واہگہ بارڈر پر جاتے اور آتے اہل لاہور اپنی زندہ دلی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مہمانوں کی ناشتے اور کھانے سے تواضع کرتے ہیں۔ وہاں رش کی وجہ سے کھانے کے حصول میں ذرا دقت تھی۔ میں نے لائن میں لگ کر انتظام کر دیا۔ اتنے ممنون تھے کہ بیان سے باہر۔ بار بار دعائیں دے رہے تھے۔

ہاں قادیان کے تعلق میں ایک بات یاد آ گئی۔ ایک دن بتانے لگے مجھے آج ہمارے آبائی گاؤں تلونڈی جھنگلاں کے سکھ نمبردار اپنے ساتھ گاؤں لے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے میری دعوت کی اور ہماری بچیوں کے لئے چادریں دیں۔ یہ بھی ایک خاص اظہار ہوتا ہے ان لوگوں کے ہاں مہمان نوازی کا۔ بتانے لگے گزشتہ سال یہ لوگ ننکانہ صاحب یاترا پر اپنے سالانہ پروگرام کے لئے آئے تھے۔ مجھے پتہ چلا تو میں عزیزم تنویر احمد اور فیصل آباد سے عزیزم رفیع احمد بشارت کو ساتھ لیا اور ننکانہ صاحب جا کر انہیں ملا۔ ان کی خاطر مدارات کی اور تحائف دیئے۔ اس دفعہ ان سکھوں کی دعوت دراصل اس کے جواب میں تھی۔ اس طرح روابط بڑھتے ہیں اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تو ان کی مہمان نوازی اور اخلاق کی ایک بڑی متاثر کن مثال تھی جو میں نے پیش کی ہے۔

جن دنوں مکرم ماسٹر صاحب کی وفات ہوئی وہاں جب میں تعزیت کیلئے گیا تو وہیں بیٹھے ہوئے مکرم ماسٹر محمد ارشد ظفر صاحب نے ان کی فیاضی، صلح جوئی اور اپنا حق مار کے دوسروں کو آسائش دینے کے بارے میں ایک بڑی عجیب مثال سنائی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ماسٹر صاحب کی زمین چک نمبر 427 لیہ میں واقع ہے وہاں آپ کی زمین کے قریبی زمیندار کو راستہ کی بہت مشکل تھی دوسری طرف سے کسی مخالف نے ان کا راستہ بند کر دیا تھا مکرم ماسٹر صاحب کے مزارع نے اس غیر از جماعت زمیندار سے کہا تم یوں کرو کہ ماسٹر محمد اسلم صاحب کے پاس ربوہ چلے جاؤ اس بندے کو ہم جانتے ہیں سالہا سال سے ہم اس کی زمین کاشت کرتے ہیں اس کی فیاضی کا اور نرمی اور احسان کا ہم سے سلوک ہے اس کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ ان کے پاس جا کر اپنی مشکل بتاؤ دوسرے مخالفین سے لڑائی اور جھگڑا چھوڑو اور آسان حل اپناؤ وہ شخص ایسا ہمدرد ہے کہ اس نے ضرور زمین میں سے راستہ دے دینا ہے۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا ان لوگوں کے کہنے پر از خود اپنے بیٹے کے ہمراہ وہاں گئے اور اپنی زمین میں سے راستہ دے دیا جو زیر کاشت تھی۔ اور یوں ایک جھگڑے کی جڑ بھی ختم کر دی اور ہمدردی بنی نوع انسان کی خاطر اپنا حرج کر کے راستہ بھی دے دیا۔ ہوتا بھی کیوں نہ آخر کس امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا جس نے شرائط بیعت میں یہ عہد لیا ہے کہ

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

ہمدردی سے یاد آیا کہ تنویر صاحب کی ایک خالہ عین جوانی میں بچی کی ولادت کے موقع پر وفات پا گئیں مکرم ماسٹر صاحب نے اس کی نوزائیدہ بچی کو اپنے سایہ عاطفت میں لیا اس کی پرورش کی پروان چڑھایا بالکل بچیوں جیسا پیار کیا اس بچی کو بڑے ہو کر پتہ چلا کہ میں کن عظیم رشتوں کے تقدس کے سائے میں پلی بڑھی ہوں اس کو اچھی تعلیم دلوائی ایم ایس سی جیوگرافی کروائی اور پھر اپنے گھر سے اس کی اس طرح رخصتی کی جس طرح دوسری بیٹیوں کی کی۔ صرف یہی نہیں بلکہ اپنے بیٹے (تنویر احمد) کو نصیحت کی کہ اس بچی کو بھی میری جائیداد میں سے بالکل اسی طرح حصہ دینا ہے جس طرح دوسری بہنوں کو۔ خدا کو بھی اپنے پیاروں کی ادائیں بھلی لگتی ہیں خدا نے ساری اولاد کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے بلکہ ایک بیٹی کو جڑواں بچے بھی دیئے ہیں غرض یہ کہ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

عسر ہو یا یسر آپ کے اخلاق نکھرتے چلے گئے 74ء اور 84ء کے پر آشوب زمانے آپ نے اسی تعلیمی ادارے میں پڑھاتے ہوئے گزارے۔ بعض حاسدوں نے طرح طرح کے ابتلاؤں سے گزارا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ بلکہ حسد یہاں تک بڑھا کہ 1982ء میں ایک مقدمہ ہو گیا اور آپ یہ بات بڑے فخر سے بتایا کرتے تھے کہ مجھے جماعت کی خاطر پانچ دن اور پانچ راتیں حوالات میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی بعد میں پروموشن کی وجہ سے ضلع گجرات کے مختلف سکولوں میں اور پانچ سال بعد ربوہ سے بارہ تیرہ میل مسافت پر ٹرانسفر ہو گئی۔ علم سے محبت دیکھیں روزانہ وہاں جاتے اپنے چھوٹے بیٹے وسیم احمد کو موٹر سائیکل لے دیا وہ لے جاتا اور لے آتا۔ اس علاقے کو دوہرا فائدہ اس طرح پہنچایا کہ وسیم احمد ایم ایس سی سٹیٹ تھے وہ وہاں ان کے ساتھ مل کر کلاسز لیتے۔ جس کی وجہ سے سکول کا رزلٹ اور اچھا ہو گیا وہ لوگ مزید ایک احمدی معلم کے زیر سایہ ہوتے چلے گئے۔ اور جماعت کی نیک نامی کا موجب بنتے گئے شروع میں مخالفانہ طرز عمل تھا مگر ماسٹر صاحب کے کام اور حسن اخلاق سے متاثر ہو گئے۔ بلکہ گرویدہ ہوتے چلے گئے اس علاقے والوں پر تو دو دو اور چوپڑی والی مثال صادق آتی ہے بیٹا عظیم باپ کی خدمت اور سہولت کی خاطر جاتا اور وہاں فارغ بیٹھنے کی بجائے ہاتھ بٹانے لگا یوں علم کی روشنی دو چراغوں سے خوب پھیلنے لگی اور مخبر صادق ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ معلم کے لئے تو سمندر کی مچھلی بھی دعائیں کرتی ہے۔ سو ان دعاؤں کے وارث یہ باپ بیٹا بنتے گئے خدا نے وسیم احمد کی شادی کے سامان جرمنی میں کر دیئے اور وہ کئی سال سے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ یو کے میں کامیاب زندگی گزار رہا ہے۔ مکرم ماسٹر صاحب کی وفات سے تین چار دن قبل آپ کی خالہ زاد بہن اور خواہر نسبتی محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب وینس چک نمبر 430 ج ب آدہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وفات پا گئیں آپ باوجود اپنی عمومی خرابی صحت کے سفر کر کے وہاں پہنچے جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کروائی۔

اب ہم جو ماسٹر صاحب اور دوسرے مرحومین کا ذکر کر رہے ہیں نہ معلوم اپنا وقت کب آ جائے۔ حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

چونکہ یہ وفات نا صرف اچانک بلکہ قریبی عزیز کی وفات کے معاً بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اس فانی دنیا کے اس خوبصورت نقشہ کی طرف بھی رخ اس غرض سے بھی موڑ لیا جائے کہ ہم جیسے جو غافل ہیں ان کو فکر آخرت کی طرف توجہ ہو جائے۔ احساس بیدار ہو جائے سیدنا حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں۔

اے حب جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر
اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے
اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کر کے گھر میں تاسف سے آئیں گے
اے لوگو! عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گزر گئے
وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دَنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہمیں ان کی خوبیاں اپنانے کی توفیق دے کیونکہ اُذکروا موتکم بالخیر میں یہی پیغام معلوم ہوتا ہے کہ وفات شدگان کی نیکیاں بیان کرتے چلے جاؤ تا کہ اگر ایک جگہ پر جھنڈا وفات کی وجہ سے نیچے ہوا ہے تو پچھلے آگے بڑھ کر اس جھنڈے کو تھام لیں۔ اسے اپنی نیکیوں کو سنوارتے ہوئے مزید اس جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں تا کہ نیکی پھیلتی رہے اور اس سے روشنی پھوٹتی رہے اور ظلمت دور ہوتی چلی جائے۔ آمین

ایفائے عہد

مکرم غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر سرگودھا بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو جب کبھی کچھ رقم کی ضرورت ہوتی۔ تو بعض دفعہ مجھ سے ارشاد فرماتے تو میں مطلوبہ رقم فوری طور پر مہیا کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا۔

لیکن ہر مرتبہ جس بات کو خاص طور پر میں نے نوٹ کیا وہ یہ تھی کہ جس وقت آپ اس رقم کی واپسی کا وعدہ فرماتے۔ عین اسی وقت رقم واپس بھجوا دیتے۔ بلکہ عموماً اصل رقم سے کچھ زائد رقم بھجوا دیتے (لیتے خود تھے اور بھجواتے کسی دوسرے کے ذریعہ سے تھے۔ تا کہ زائد رقم لینے میں حجاب نہ ہو)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ آپ نے مجھ سے پچاس روپے لئے۔ اور واپسی کے دن پچپن بھجوائے۔ تو میں نے یہ کہہ کر لانے والے کو واپس بھجوا دیا۔ کہ میری رقم تو اس قدر نہ تھی۔

حضرت مولوی صاحب نے دوبارہ ان کو بھجوایا۔ اور فرمایا۔ کہ ان کو کہیں جو رقم میں نے بھیجی ہے وہ ٹھیک ہے۔ آپ لے لیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کے اصرار پر میں نے اس شرط پر رقم لے لی۔ کہ جب حضرت مولوی صاحب یہاں سے گذریں تو میں حساب کر لوں گا۔

(سیرت شیر علی صفحہ 132)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد سلمان طاہر صاحب واقف نو ابن مکرم محمد اشرف باجوہ صاحب نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ فیصل آباد میں ایف اے میں 927/1100 نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید اعلیٰ ترقیات اور کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتی

مکرم رانا نثار احمد خان صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ فیروزہ نثار صاحبہ کی تقریب رخصتی مورخہ 13 نومبر 2010ء کو مکرم نادر علی خاں صاحب ابن مکرم چوہدری محسن علی خان صاحب کے ساتھ گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں ہوئی۔ مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اس نکاح کا اعلان کیا جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم چوہدری صادق علی صاحب آف گھسیٹ پورہ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ شادی بابرکت فرمائے۔ آمین

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

امسال منعقدہ علمی و ادبی مقابلہ جات (زیر اہتمام وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف (2010-11)) میں گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبات نے مرکز لیول اور تحصیل لیول میں حصہ لیا اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابیاں حاصل کیں اور ڈسٹرکٹ لیول کیلئے کوالیفائی کیا۔ پوزیشنز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پرائمری حصہ میں گیتی آرا بنت مکرم عبدالقیوم زاہد صاحب کلاس پنجم نے مرکز اور تحصیل لیول پر آرٹ کے مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

مڈل حصہ میں شمائلہ فضل احمد بنت مکرم مرزا فضل احمد صاحب کلاس ششم نے تحصیل لیول پر انگلش میں تقریری مقابلہ میں اول اور خولہ رضوان خان بنت مکرم شاہد رضوان خان صاحب کلاس ہشتم نے تحصیل لیول پر انگلش مضمون نویسی میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

سیکنڈری حصہ میں سیدہ خلت پاشا بنت مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کلاس نہم نے تحصیل لیول پر انگلش تقریری مقابلہ میں اول، سیدہ ثناء احمد بنت مکرم سید مدثر احمد صاحب کلاس نہم نے تحصیل لیول پر انگلش مضمون نویسی میں سوم اور حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب کلاس دہم نے تحصیل لیول پر اردو تقریری مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام طلباء وطالبات کے ذہن روشن فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور محض اپنے فضل سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا ندیم احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کے والد مکرم رانا علی احمد صاحب ابن مکرم رانا مختار احمد صاحب چک نمبر 60 ر۔ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد مورخہ 21 نومبر 2010ء کو بعمر تقریباً 76 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو 1987ء میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ تقریباً 3 سال صدر جماعت چک نمبر 60 ر۔ب بھی رہے۔ مرحوم نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور اور صابر وشاکر انسان تھے۔ آپ سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے دو بھائی، بیوی، تین بیٹے پانچ پوتیاں آٹھ پوتے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی تدفین چک نمبر 60 ر۔ب کھیم سنگھ والا میں ہوئی اور نماز جنازہ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم محمد اشرف صاحب بھٹی معلم سلسلہ نے کرائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق ان کی اولاد کو عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوسرے بیٹے مکرم ڈاکٹر کاشف ندیم چوہدری صاحب آف نیو جرسی امریکہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مربی انچارج و نائب امیر امریکہ نے مورخہ 16 اپریل 2010ء کو بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ میں مکرمہ ڈاکٹر امۃ الاعلیٰ صاحبہ آف ورجینیا امریکہ بنت محترم چوہدری غالب الدین صاحب آف اسلام آباد پاکستان کے ساتھ مبلغ 15 ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر کیا۔ اگلے روز بیت الاحمدیہ واشنگٹن D.C میں شادی کی تقریب منعقد ہوئی اور محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے دعا کروائی۔ مورخہ 18 اپریل کو CLYDES ریسٹورنٹ VIENNA ورجینیا امریکہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نائب امیر امریکہ نے دعا کروائی۔ دلہا محترم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے پوتے اور محترم چوہدری عبدالمنان انور صاحب مرحوم آف کنری پاک ضلع عمرکوٹ کے نواسے ہیں۔ جبکہ دلہن محترم چوہدری طالب الدین صاحب مرحوم آف طالب آباد ضلع نواب شاہ کی پوتی اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم آف گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس شادی کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد سلیم صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے مکرم رضوان سلیم صاحب آف سویڈن کو محض اپنے فضل سے مورخہ 27 نومبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام جاذبہ سلیم عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم مرزا محمود احمد شمس صاحب کی نواسی، نیز مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف کپڑی افغان اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن مبشر صاحب آف ڈیرہ غازی خان کی نسل سے ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر، نیک صالحہ، خادمہ دین اور نیک قسمت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 نومبر 2010ء کو مکرمہ نوشابہ رفعت صاحبہ بنت مکرم مہر رستم علی صاحب احمد نگر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم نوید احمد صاحب ولد مکرم سعید احمد صاحب آف شیخوپورہ حال جرمنی مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر بیت المجیب احمد نگر میں بعد نماز ظہر کیا۔ مکرمہ نوشابہ صاحبہ مکرم مہر محمد سلام صاحب آف احمد نگر کی پوتی، مکرم مہر انس فراز صاحب المعروف فراز ٹریڈرز احمد نگر کی ہمشیرہ اور مکرم عبدالغفور صاحب ٹھیکیدار سابق صدر جماعت احمدیہ محلّہ بشیر آباد ربوہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم عبدالباسط صاحب بٹ شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ثمینہ عفت صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے 28 اکتوبر 2010ء کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر ہمراہ مکرم عتیق احمد صاحب ولد مکرم قاری شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ڈنڈوت ضلع جہلم کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرمہ ثمینہ عفت صاحبہ کا تعلق ددھیال کی طرف سے مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب عرف پہلوان ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ننھیال کی طرف سے حضرت ملک محمد جمال صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ اور حضرت مہر دین صاحب بٹ آف بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ، رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے نیز مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد ناصر صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ نسیم اختر منہاس صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب وصیت نمبر 18883 ساکن چکلالہ سکیم راولپنڈی کا سال 2004ء سے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ وہ خود یا ان کے کوئی عزیز، رشتے دار ان کے بارہ میں جانتے ہوں تو براہ کرم جلد دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 دسمبر 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
3-50 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-20 am	رئیل ٹاک
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-45 am	یسرنا القرآن
6-05 am	درس ملفوظات
6-20 am	لقاء مع العرب
7-20 am	عربی سیکھئے
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-50 am	زندہ لوگ
9-20 am	سوال و جواب
10-15 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2006ء
11-00 am	تلاوت
11-35 am	آرٹ کلاس
12-05 pm	زندہ لوگ
12-25 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1-20 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	سوال و جواب
3-30 pm	انڈونیشین سروس
4-30 pm	سواحیلی سروس
5-20 pm	تلاوت
5-30 pm	زندہ لوگ
5-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2009ء
6-55 pm	بنگلہ سروس
7-55 pm	راہ ھدیٰ
9-30 pm	خبرنامہ
9-45 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm	عربی سروس

16 دسمبر 2010ء

12-25 am	رئیل ٹاک
1-05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-05 am	گلشن وقف نو
2-55 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
3-50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	درس حدیث
6-05 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-05 am	زندہ لوگ
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء
9-30 am	آرٹ کلاس
10-00 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am	تلاوت
11-15 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
12-05 pm	زندہ لوگ
12-55 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	آداب زندگی
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
4-40 pm	تلاوت
5-00 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	Shotter Shondhane
8-25 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی بہت بیمار ہیں اور امریکہ کے ایک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی (Spine) کا آپریشن متوقع ہے۔ تمام احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ حلقہ سول لائن لاہور کے مندرجہ ذیل افراد بیمار ہیں۔

مکرمہ سلیمہ رشید صاحبہ کمزوری اور بواسیر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب گزشتہ دنوں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

مکرمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ سانس کی تکلیف اور شوگر بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں اور ربوہ میں ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ حلقہ سبزہ زار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 13۔دسمبر	
طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:213966

نوزائیدہ بچوں کا یرقان اور خواتین کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر لیب)
فون نمبر: 0344-7801578

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیٹرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔ ان سیکٹ کلر لائٹ
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10

تبدیلی دکان
علی تکہ شاپ اقصیٰ روڈ سے کالج روڈ نزد ظفر بک ڈپو شفٹ ہوگئی ہے۔
فون نمبر: 6212041-6212941

داخلہ کمپیوٹر کورسز + ٹیوشن کلاسز
ہمارے ادارہ میں بیسک کمپیوٹر کورسز، کمپیوٹر ہارڈویئر، گرافکس ڈیزائننگ کمپیوٹر کمپوزنگ اور انٹرنیٹ کے کورسز میں داخلہ جاری ہے اس کے علاوہ نرسری تا میٹرک تک کے مضامین کی ٹیوشن کیلئے بھی رابطہ کریں۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک ربوہ
047-6211607,0345-7561638

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
7231681
7231680
7223204
عثمان الیکٹرونکس
طالب دعا انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور